Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/S. sinha college, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : B.A. (Hons) Part-III, Paper-6th
7. Title/Heading of e-content : HALI KE NAQD-O-NAZAR ME GHAZAL KA MOQAM
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

28-9-2020

حالی کے نقد و نظر میں غزل کا مقام

B.A (Hons), Part-III, Paper-6th

مقدمہ "شعر و شاعری" کا دوسرا حصہ دراصل عملی تنقید ہے۔ اس حصے میں حالی غزل و دیگر اصناف کی خوبیاں اور خامیاں بیان کرتے ہیں اور ان کی اصلاح کی تدبیریں بتاتے ہیں۔

غزل سے حالی مطمئن نہیں ہیں لیکن اس کی مقبولیت کے وہ قائل ہیں۔ اس لیے وہ اس کی گردن اڑانے کی بات تو نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کے معنوی پہلو کی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ زمانہ باآواز بلند کہہ رہا ہے یا عمارت کی ترمیم ہوگی یا عمارت خود نہ رہے گی۔

حالی کو اردو غزل سے سب سے زیادہ یہ شکایت ہے کہ وہ عشق و عاشق کے دائرے سے باہر نہیں نکلتی اور وہ بھی فرضی عشق۔ جو لوگ عشق کی لذت سے ناآشنا ہیں وہ بھی روایتی طور پر ایک ہی قسم کے عشق کے مضامین سے غزلوں کو بھر رہے ہیں۔ غزل کے معشوق کا مرد ہونا بھی حالی کو پسند نہیں ہے۔ معشوق کی داڑھی اور پگڑی کا ذکر بھی حالی کو مکدر کرتا ہے۔ اسی طرح چوٹی، موباف، آرسی، چوڑیاں اور مہندی کا ذکر بھی حالی کو ناگوار ہے۔ وہ صلاح دیتے ہیں کہ محبوب کے لیے مذکر کا صیغہ تو استعمال ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے مرد اور عورت کے بیچ تو مخاطب کیا جا سکتا ہے لیکن ایسے اشارے نہیں ہونے چاہیے جس سے محبوب کا مرد یا عورت ہونا ثابت ہو۔ حالی غزل میں شراب اور اس کے لوازمات کے بے جا استعمال کو بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔

حالی غزل کے مضمون کی محدودیت کے بھی شاکی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ شعر میں اگر تنوع نہ ہو اور اس میں ایک قسم کے مضامین ہمیشہ باندھے جائیں تو سننے والے متنفر ہو جائیں گے۔ ان

کا خیال ہے کہ شعر میں جدت پیدا کرنا اور ہمیشہ نئے اور اچھوتے مضامین پر طبع آزمائی کرنا شاعر
کا کمال ہے - اسی طرح ایک ایک مضمون کو مختلف پیرایوں اور متعدد اسلوبوں میں بیان کرنا بھی
کمال شاعری ہے لیکن جب ایک ہی مضمون ہمیشہ نئی صورت میں باندھا جاتا ہے تو اس میں تازگی
باقی نہیں رہتی - انہوں نے غزل کو باعتبار زمین اور خیالات کے جہاں تک ممکن ہو وسعت دینی چاہیے -

حالی نے غزل کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے لیکن
پوری حقیقت نہیں ہے - یہ سچ ہے کہ ابتدا میں غزل اپنے لغوی معنی تک محدود تھی لیکن
آگے چل کر اس کے دامن میں وسعت پیدا ہوئی - حالی کے استاد غالب ان کا حکم نامہ دیکھے
بغیر غزل کے موضوعات کو وسعت دے چکے تھے - آگے چل کر علامہ اقبال نے فلسفہ
کو غزل میں پیش کر کے ثابت کر دیا کہ غزل فلسفے کی بھی متحمل ہے - آج کی غزل کو دیکھ کر
غزل کی تنگ دامانی کے سارے شکوک و شبہات زائل ہو جاتے ہیں - گویا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ
موضوعات کے اعتبار سے غزل کی دنیا اتنی ہی وسیع ہے جتنی کائنات - موضوعات کی اس
وسعت کے باوجود ایک موضوع ایسا بھی ہے جسے غزل کے مزاج سے خاص مناسبت ہے اور
وہ ہے جذبۂ حسن و عشق - یہ غزل کا پسندیدہ موضوع ہے مگر پامال نہیں - وجہ یہ ہے کہ مختلف
شعراء نے اسے اپنے انداز اور ایک خاص مفہوم میں استعمال کیا ہے - میر کا تصور عشق کچھ
اور ہے، غالب کا نظریۂ عشق کچھ اور کلام اقبال میں عشق کے معنی سراسر مختلف ہوتے ہیں - حالی
غزل کو بے وقت کی راگنی بتاتے ہیں لیکن ان کا یہ اندیشہ غلط ثابت ہوا - غزل آج بھی اسی طرح مقبول اور
اپنے ارتقائی سفر پر گامزن ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha college, Aurangabad
Course: B.A. (Hons), Part-III, Paper-6th
Title/Heading of E-content: HALI KE NAQD-O-NAZAR ME GHAZAL KA MOQAM
whats app No. 9431632576